www.novelsclubb.com
رمزِ عشق
از عبدالرحمٰن ہاشمی

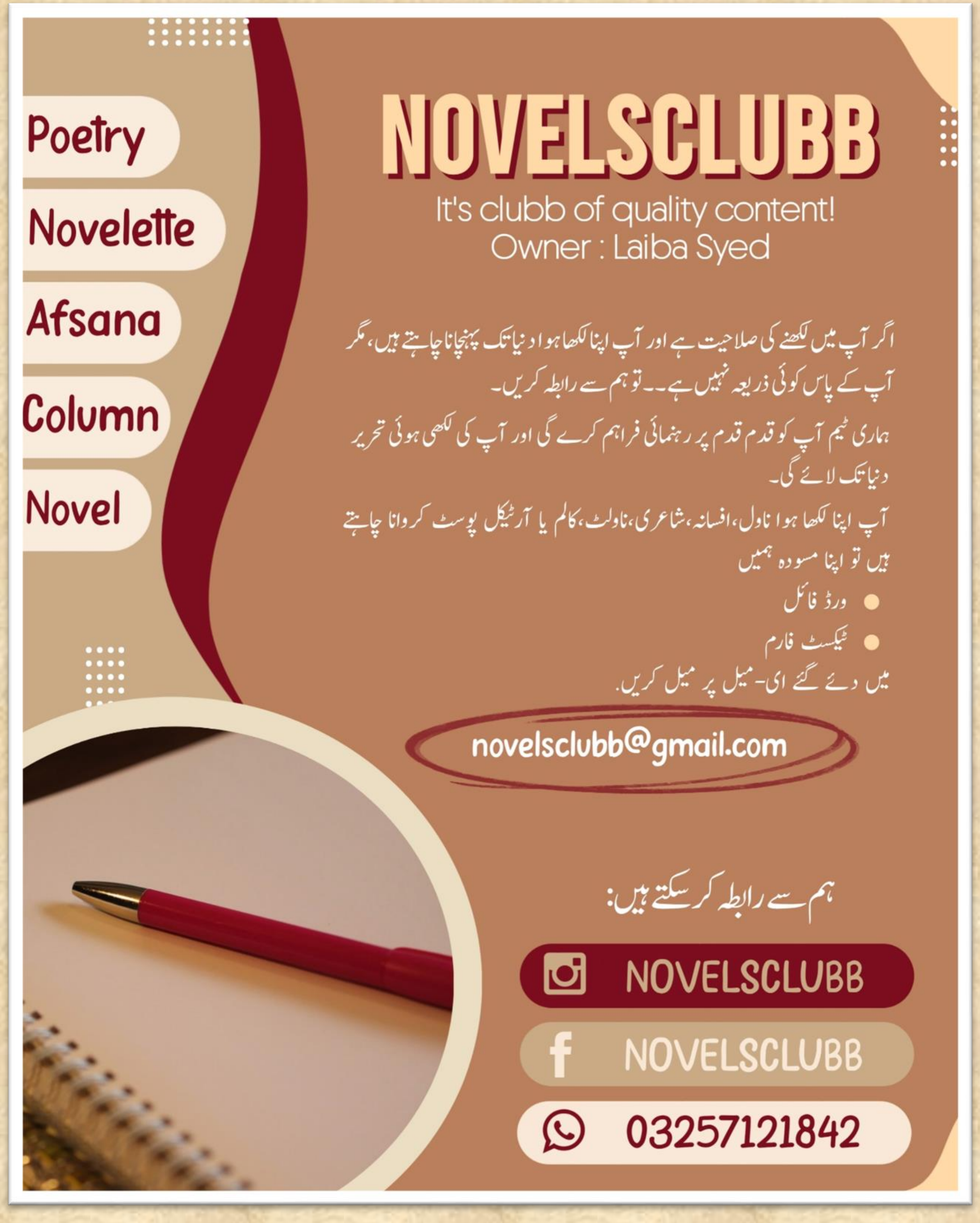
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

رمزِ عشق

از قلم

عبدالرحمٰن ہاشمی

Clubb of Quality Content

ناول "رمزِ عشق" کے تمام جملہ حق لکھاری "عبدالرحمٰن ہاشمی" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

انتساب

ان نوجوانوں کے نام جو خدا کے سکھائے ہوئے رستے سے دور نکل گئے ہیں اور اس رستے پر واپس آنا ایک سراب اور خواب محسوس ہوتا ہے، واپسی کی کوشش کرتے رہیں جیسا کہ عمیرہ احمد نے لکھا تھا؛

"بھٹکتا تو مومن ہی ہے"

Clubb of Quality Content

باب نمبر ۳: اول اول کی دوستی ہے ابھی

اول اول کی دوستی ہے ابھی

اک غزل ہے کہ ہو رہی ہے ابھی

میں بھی شہرِ وفا میں نووارد

وہ بھی رک رک کے چل رہی ہے ابھی

میں بھی ایسا کہاں کا زود شناس

وہ بھی لگتا ہے سوچتی ہے ابھی

دل کی وارفتگی ہے اپنی جگہ

پھر بھی کچھ احتیاط سی ہے ابھی

گرچہ پہلا سا اجتناب نہیں

پھر بھی کم کم سپردگی ہے ابھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیسا موسم ہے کچھ نہیں کھلتا

بوندا باندی بھی دھوپ بھی ہے ابھی

خود کلامی میں کب یہ نشہ تھا

جس طرح روبرو کوئی ہے ابھی

قربتیں لاکھ خوبصورت ہوں

دوریوں میں بھی دل کشی ہے ابھی

فصل گل میں بہار پہلا گلاب

کس کی زلفوں میں ٹانکتی ہے ابھی

مدتیں ہو گئیں فراز مگر

وہ جو دیوانگی کہ تھی ہے ابھی

(احمد فرازؔ)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آیئے ایک بار پھر چلتے ہیں آٹھ سال پہلے کی اسی رات میں۔

زرار کی گاڑی بھی باقی بہت سی گاڑیوں کی طرح سگنل پر رکی صوفیہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی اب وہ اپنے کاندھے سے زرار کی جیکٹ اتار رہی تھی جب زرار کی نظر اس پر پڑھی، ”پہنے رکھیں اسے کیوں اتار رہیں ہیں؟“

صوفیہ نے اچانک اس کی طرف دیکھا اور پھر سر نیچھے کئے ہوئے ہی کہنے لگی ”نہیں اب اس کی ضرورت نہیں،“ پھر جیکٹ کو اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بات مکمل کی ”البتہ ضرورت اس کی اس وقت بھی نہیں تھی۔“

زرار نے جیکٹ لے کر پیچھے سیٹ پر رکھی اور اس کی طرف مڑ کر بولنے لگا، ”ضرورت تو خیر ان سب Tantrums (غصیلہ رویہ) کی بھی نہیں ہے۔“

”آگے دیکھئے اشارہ کھل گیا ہے۔“ صوفیہ نے اس کی طرف مڑے بغیر کہا، وہ مسکراتے ہوئے ونڈ اسکرین کی طرف مڑ گیا۔

”میں آپ کو Tantrums نہیں دکھا رہی،“ وہ قدرے وقفے سے بولی اس کی نگاہیں ابھی بھی جھولی میں پڑے ہاتھوں پر تھیں۔ ”Tantrums اور نخرے ان کو دکھائے جاتے

جن سے کوئی تعلق ہو، میں تو آپ کے ساتھ آنا بھی نہیں چاہتی تھی آپ ہی نے اصرار کیا تو میں آگئی۔" وہ بولتے بولتے رکی جب زرار نے اس کے آگے ٹشو باکس کیا۔"یہ کیا ہے؟" اس نے استفسار کیا۔

"ٹشو!"

"وہ تو مجھے بھی نظر آرہا مگر کس لئے؟"

"وہ مجھے لگا اب آپ یہ ساری روداد سناتے سناتے رودیں گی تو قبل از وقت ٹشو کا انتظام کر لوں۔" اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے جواب دیا۔ صوفیہ کا دل چاہا تھا وہ اسی لمحہ یہ تو زرار کا قتل کردے یہ پھر خود چلتی گاڑی سے چھلانگ ماردے مگر ان دونوں کاموں کا نتیجہ خود کو ہلاکت میں ڈالنا ہی تھا زرار کو مارا تو چلتی گاڑی جا کر کسی جگہ ٹکرائے گی اور خود چھلانگ ماری تو یقیناً اس کی آنکھ قبر ہی میں کھلے گی، بہر حال اس نے دونوں ارادے ترک کئے اور زرار کو قاتل سی نگاہ سے دیکھا۔

"اچھا بابا مزاق کر رہا تھا ایسے نہ دیکھیں لگ رہا کھانے لگی ہیں!" اس نے اپنی اسی معصومیت کے ساتھ معافی مانگی۔ اس کے بعد کافی دیر تک گاڑی میں خاموشی چھاگئی اور اب کی بار جب

ان میں سے کوئی گویا ہوا تو سفر ختم ہی ہونے والا تھا۔ وہ صوفیہ کے گھر سے چند گلیاں دور تھے جب زرار نے کہا "میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا اور ابھی پھر بتائے دیتا، مجھے آپ پسند ہیں اور امید ہے آپ بھی مجھے پسند کرتی ہوں گی، کیا یہ ایک رشتہ نہیں ہے چاہت کا، محبت کا؟"

آخری جملہ کہہ کر صوفیہ کی طرف مڑا وہ جو اپنے ہاتھوں سے کھیل رہی تھی طنزاً مسکرائی اور بولی، "محبت؟ محبت پسند ناپسند کرنا نہیں ہوتا، انسان کو کوئی بھی شخص پسند آسکتا مگر محبت جس سے ہوتی ہے وہ کوئی بھی نہیں ہوتا، محبت آسان نہیں ہوتی محبت روح کا تعلق ہے محبت understanding کو کہتے ہیں، محبت قربانی مانگتی ہے، محبت ایثار مانگتی ہے، محبت کے لئے sacrifice کرنا پڑتا۔" وہ زرار کی طرف مڑی جو اس کے گھر کے سامنے گاڑی روک چکا تھا۔ "آپ کیا جانتے ہیں محبت کے بارے میں زرار مجھے نہیں پتا مگر میں کسی کے خواہشِ نفس اور آنکھوں کی راحت کو محبت نہیں مانتی اور نہ ہی الفاظ کے اس جال میں آؤں گی ہاں مگر پسند ناپسند پر کسی کو کوئی قید نہیں۔ آپ کو میں پسند ہوں تو میری محبت حاصل کرنے کے لئے effort (کوشش) کیجئے گا باتیں نہیں۔" اس نے اپنے بیگ اٹھایا اور دروازہ کھول کر گاڑی سے اتری پھر پیچھے مڑ کر بولی "اور ہاں شکریہ مجھے باحفاظت گھر پہنچانے کے لئے۔" اس نے

ناول کلب
Clubb of Quality Content

گاڑی کا دروازہ بند کیا اور گھر کی طرف چل دی اس کے پیچھے سے زرار اس کو اندر جاتے دیکھ رہا تھا۔

****

یہ کوئی اپارٹمنٹ روم تھا جس میں ایک طرف اسٹڈی ٹیبل پر لیمپ چل رہا تھا اور اس کے سامنے کرسی پہ یوسف بیٹھا لیپ ٹاپ پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا جب اس کی توجہ موبائل کی تھرتھراہٹ نے اپنے طرف مبذول کرائی، موبائل اسکرین پر زرار کا نام چمک رہا تھا، زرار نے کوئی میسج کیا تھا یوسف نے نظرانداز کیا اور پھر لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہو گیا، چند لمحوں بعد اس کا فون باقاعدہ بجنے لگا اب کی بار زرار نے کال کی تھی، یوسف نے لمبی سانس لی اور فون کو اٹھا کر کال اُٹھائی، ”ہیلو!“ دوسری جانب زرار کی تکان زدہ آواز تھی ”ہیلو! Think of the devil and the devil is here(شیطان کا نام لیا شیطان حاضر)“

''او تو تم میرے بارے میں سوچ رہے تھے؟''زرار نے طنزاً کہا۔

''نہیں ہر گز نہیں میں بس شیطان سے پناہ مانگنا بھول گیا تھا آج۔''یوسف نے مسکرا کر جواب دیا۔

''ہو گیا تمہارا؟''زرار نے منہ بھنسورتے ہوئے کہا''اچھا سنو آج ایک بہت اہم پیش رفت ہوئی ہے میری لوو لائف(love life)میں؟''

''رکو ذرہ! تمہاری لوو لائف بھی ہے؟''

''سنو گے یا نہیں میں جاؤں؟''

''اچھا بولو بھائی۔''

''تمہیں میں نے بتایا تھا نا مجھے لڑکی پسند یونیورسٹی میں؟''

''تمہیں ہر جیتی جاگتی چلتی پھرتی لڑکی پسند ہوتی ہے تھوڑا واضح کرو بات کو۔''

''یار وہی جو لائبریری میں دیکھی تھی۔''

''اچھا آگے؟''

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور زرار نے یوسف کو آج ہونے والی ساری گفتگو بتانا شروع کی بات ہوتے ہوتے کافی وقت بیت چکا تھا جب زرار نے یوسف کو سب بتایا تو وہ بولا ''تو کیا وہ تمہاری منہ پہ دروازہ مار کر چلی گئی؟''

''اتنا برا تو اس کی یہ حرکت کرنے پر نہیں لگا تھا جتنا تمہارے بولنے پہ لگ رہا۔''

''دیکھو زرار اپنے کریئر پہ دیہان دو لڑکیوں کے چکر میں مت پڑو۔''

''میں چکر میں نہیں پڑ رہا پر she's so different (وہ بہت مختلف ہے) اور مجھے اس سے پیار ہوتا جا رہا۔''

''میں ایک بات میں اسے سپورٹ کرتا کہ تمہیں محبت کا پتہ ہی کیا ہے زرار خدا کے لئے اپنے مستقبل کا سوچو اور اس سب بکواس میں مت پڑو۔'' یوسف نے اکتائی ہوئی آواز میں اسے جواب دیا اور کال بند کر کے فون پرے سرکا دیا۔ وہ اٹھ کر اپنے بیڈ پر آیا اور سائڈ ٹیبل کے دراز کو کھول کر کچھ کاغذ نکال کر دیکھنے لگا، ایک تصویر اس کے ہاتھ سے گری اس نے جھک کر تصویر اٹھائی یہ چھ سالہ یوسف تھا اور اس کے ساتھ پانچ سالہ زرار تھا اس کے گاؤں کی تصویر تھی ان دنوں اس کے والدین کی موت کو تین ماہ گزرے تھے اور اس کے چچا کے گھر اس دن

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ایک بڑی گاڑی آئی تھی اس سے وہی بیگم صاحبہ اور ان کے شوہر اترے تھے جو اس کے والدین کے جنازے والے دن بھی آئے تھے اسے اس کے چچا نے بتایا تھا یہ اس کے ابا کے دوست ہیں مگر ابا کے ان دوست کو اس نے کبھی پہلے نہیں دیکھا تھا، ابا کے دوست تو چچا کبیر اور صغیر تھے، جن کے بچوں کے ساتھ وہ گاؤں کی سیر پہ جایا کرتا تھا۔اس دن ان بیگم صاحبہ کے ساتھ ایک چھوٹا بچہ بھی تھا وہ یوسف جیسا ہی تھا مگر اس سے صاف ستھرا تھا اس سے اس کی بہت جلد دوستی ہو گئی اسے بیگم صاحبہ نے بتایا تھا اب یہ اس کا بھائی ہے حالانکہ یہ بچہ یوسف کا بھائی کیسے ہو سکتا یوسف تو اکلوتا بیٹا تھا اپنے ابا کا البتہ اسے اس بات کا مطلب تب سمجھ آیا جب وہ چچا کے کچے مکان سے علی احمد صاحب کے محل میں آ گیا تھا اور "اسلم کا لڑکے یوسف" کی جگہ "زرار کا بھائی یوسف" کہلایا جانے لگا۔ماضی کے بادل اترنے لگے اور یوسف اب ایک اور منظر میں تھا وہ اب بارہ سالہ لڑکا تھا علی احمد صاحب کے سامنے بیٹھا پہلے کے مقابلے اب نئے اور صاف کپڑوں میں تھا، علی احمد صاحب اسے کچھ بتا رہے تھے اور وہ سر نیچے کیے رو رہا تھا وہ اسے کسی کی موت کی خبر دے رہے تھے مگر کس کی اس کے چچا!! اس کے چچا کا انتقال ہو گیا تھا! اس دنیا میں اس کا واحد خون رشتہ وہی تھے اسے سمجھ نہیں آتا تھا انہوں نے شادی کیوں نہیں کی تھی، ابا اور وہ دو ہی بھائی تھے ان کی موت کے بعد چچا بہت

Clubb of Quality Content

اداس رہنے لگے تھے یوسف کو وہ بہت محبت کرتے تھے مگر ابا کی موت کے بعد وہ اسے بھول ہی گئے تھے اور پھر ادھر اسلام آباد آجانے کے بعد کالز کے سوا انہوں نے کبھی اس سے رابطہ نہ کیا وہ ملنے بھی جاتا تو بس ایک دن سے زیادہ اس کی مہمان نوازی سے عاجز آجاتے۔ مگر ان کی موت نے یوسف کو بہت افسردہ کیا تھا ان نے اسے اپنے پاس کیوں نہیں رکھا اسے زرار کا بھائی کیوں بنایا علی احمد اور ان کے گھرانے نے کبھی اسے محسوس نہیں ہونے دیا مگر خون کی کشش کبھی نہیں جاتی۔ ماضی کے گھڑیال کی سوئیاں پھر گھومی اور ایک اور منظر اس کے سامنے آیا جب وہ تقریبا ایک سترہ سالہ نوجوان تھا اس بار اس کے سامنے ملیحہ بیگم تھیں وہ اسے بتا رہی تھیں کہ اس کے بابا نے ایک عرصہ پہلے علی احمد صاحب کو ایک بہت بڑی مصیبت میں مدد کی تھی اس کے بعد علی احمد اسلام آباد آگئے اور کاروبار شروع کیا شادی کی اس سب کے دوران ان دونوں کا رابطہ رہا تھا حادثے سے دو دن پہلے وہ دونوں ملے تھے اور یوسف کے بابا نے علی احمد سے وعدہ لیا تھا کہ اگر انہیں کچھ ہو گیا تو وہ ان کے بھائی بیٹے اور بیوی کا خیال رکھیں گے خدا کی قدرت دو دن بعد اس کے گاؤں میں ہونے والے ایک قبائلی جھگڑے میں وہ دونوں میاں بیوی انتقال کر گئے اور علی احمد نے اپنے دوست سے کیا وعدہ وفا کیا ماضی کی یادیں دھندلانے لگی تھی یوسف آج کے دن میں واپس آچکا تھا اس کی آنکھیں نم

نادر کلب
Clubb of Quality Content

تھیں اس نے اپنے پشتِ دست سے آنکھیں صاف کی تصویر کو دراز میں واپس رکھا اور سٹڈی ٹیبل پر آکر اپنا رجسٹر کھولا اس کی نظر پہلے صفحے پر لکھی تاریخ اور ڈاکٹر نعمان اسلم کے نام پر پڑی اس نے ایک دم سے ٹیبل پر پڑا موبائل اٹھا کر کیلنڈر میں ریمائنڈر لگایا۔

****

صبح نے سارے اسلام آباد کو روشن کر رکھا تھا جب صوفیہ اپنی کلاس میں داخل ہوئی اس کے پیچھے ہی مومنہ بھی اندر آئی کہ اسی وقت ان کے ساتھ والے کرسی پر بیٹھی ان کی بیچ میٹ (Batch mate) لائبہ متین نے مومنہ کو دیکھ کر کچھ حیران کن انداز میں مومنہ سے کوئی بات کی صوفیہ اپنی سوچ میں اتنی گم تھی کہ اسے سنائی نہ دیا وہ کیا باتیں کر رہی ہیں۔

مومنہ اس کے ساتھ آکر بیٹھ گئی جب اس نے اس سے پوچھا "لائبہ نے کیا کہا سنا تم نے؟"

"نہیں کیا کہہ رہی تھی وہ؟" صوفیہ نے بے دیہانی میں سوال کیا۔

"وہ بتا رہی تھی کل تم واپس زرار احمد کے ساتھ گئی تھیں؟" یہ سننا تھا اور اس کے ہاتھ سے رجسٹر لڑھک گیا، وہ ہڑبڑا کر مومنہ کی طرف مڑی "خیر تم نے نہیں بتانا نہ بتاؤ" مومنہ نے اس کے تاثرات کو جانچے بغیر بات جاری کی۔

"میں۔۔۔وہ کل ڈرائیور نہیں آیا تھا تو زرار نے مجھے دیکھ لیا اور لفٹ دے دی، بس اتنا ہی تھا اتنا کوئی بڑا سین نہیں تم ناراض نہ ہو۔" صوفیہ نے وضاحت کی۔

"ہمم چلو کوئی نہیں۔ میرے سر میں بہت درد ہو رہا یہ کلاس بنک (Bunk) کریں؟" مومنہ نے اس سے پوچھا۔

"سہی ہے، اگر طبیعت نہیں ٹھیک تو آؤ چلتے ہیں۔" وہ دونوں اٹھ کر باہر نکل آئے کاریڈور میں کھڑے صوفیہ اسے بتانے لگی کہ رات کو زرار نے کیا حرکت کی تھی "تمہیں پتہ زرار کو میں نے نہیں کہا تھا کہ وہ چھوڑ کر آئے اس نے خود ہی سے بس مجھے روک لیا اور کہا کہ رات ہے اور تم سن رہی ہو نہ۔۔۔" اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا مومنہ زور سے نیچے فرش پر گری تھی صوفیہ کے قدموں تلے سے کسی نے زمین کھینچ لی تھی وہ دوڑ کر مومنہ کی جانب لپکی فوراً اسے اٹھانے کی کوشش کی ساتھ کھڑی کچھ لڑکیوں نے اسے پانی پلانے کی کوشش کی اور

ناولز کلب

اٹھانا چاہا مومنہ نے انکھیں کھولی اتنے میں نا جانے کہاں سے وہاں زرار آ گیا تھا، وہ صوفیہ اور مومنہ کو زمین پر دیکھ کر ان کی طرف آیا اور صوفیہ سے کہنے لگا، ”کیا ہوا ہے صوفیہ ؟“

”مومنہ بیہوش ہو کر گر گئی تھی، پلیز کچھ کریں کسی ڈاکٹر کو بلائیں۔“ صوفیہ کی آنکھوں سے مسلسل آنسوں بہہ رہے تھے وہ مومنہ کو جگائے رکھنے کی کوشش میں تھی۔

”تم فکر نہ کرو کسی طرح سے تم لوگ اس کو باہر تک لاؤ میں گاڑی لاتا۔“ اس نے صوفیہ کے ساتھ کھڑی لڑکی کو اشارہ کیا۔

”پلیز جلدی کریں زرار“ وہ ہچکیاں لے لے کر رو رہی تھی، ”پلیز میری دوست کو بچائیں۔“

”ہاں تم حوصلہ کرو میں ابھی آیا“ یہ کہہ کر زرار باہر نکلا اور صوفیہ اور باقی لڑکیوں نے مل کر مومنہ جواب کچھ ہوش میں تھی، کو باہر پہنچایا زرار گاڑی لے آیا تھا مومنہ کو پیچھے لٹایا وہ دونوں اسے لے کر ہسپتال پہنچ گئے راستے میں مومنہ کو ہوش آ گیا تھا مگر صوفیہ کے اصرار پر وہ اسے ہسپتال لے کر گئے وہاں مومنہ کے والدین بھی آ چکے تھے ڈاکٹرز نے بتایا تھا کہ وہ شدید اعصابی دباؤ میں ہے اور کسی چیز کی پریشانی ہے جس کی وجہ سے اس کی ذہنی صحت متاثر ہو رہی ہے، اور یہی اثر اس کی جسمانی صحت پہ بھی پڑ رہا۔

مومنہ اپنے والدین کے ساتھ گھر چلی گئی تھی، صوفیہ اور زرار گاڑی میں یونیورسٹی کی طرف جا رہے تھے، راستے میں زرار نے بات کا آغاز کیا، ”کیسی ہیں اب آپ؟“

”میں ٹھیک ہوں آپ فکر نہ کریں۔“ صوفیہ نے درشتگی سے جواب دیا۔

صوفیہ کے بلاک کے سامنے پہنچ کر زرار نے گاڑی روکی اور اس سے پہلے کہ وہ اترتی ایک لمحے کو اس کی طرف دیکھا اور مسکراتے ہوئے بولا ”آپ رویا نا کریں“

صوفیہ نے شدید غصیلی نظر اس پر ڈالی اور کہا، ”کیوں اب آپ کو میرے رونے سے بھی مسئلہ ہے، بلکہ رکیں آپکا مسئلہ کیا ہے آپ ہر جگہ کیوں ٹپک پڑتے ہیں اور ہاں آپ ہمارے بلاک میں کیا کر رہے تھے آج اپنی آپ کی کوئی کلاس نہیں ہوتی جو میرے آگے پیچھے گھومتے رہتے ہیں“ وہ بولتی گئی اور احساس ہونے پر لمحے بھر کو رکی اور اپنی تصحیح خود ہی کی ”میرا مطلب ہمارے آگے پیچھے گھومتے رہتے ہیں۔۔۔“ وہ اور بھی بہت کچھ بولتی مگر اسے احساس تھا اب زیادہ بولا تو پھر کچھ غلط ہی ہو جائے گا۔

”آپ نے بول لیا یا رہتا کچھ اور بھی؟“ زرار نے معصومیت سے عرض کیا۔

”جی!“

"میں صرف کہہ رہا تھا آپ روتی ہیں تو آپ کا کاجل پھیل جاتا ہے اس لئے رویا نا کریں۔"

صوفیہ نے اسے اپنی اسی کاٹتی ہوئی نظر سے دیکھا اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی زرار نے اپنی بات دوبارہ شروع کی "اور جہاں تک بات ہے میں کیوں آیا تھا تو،" اس نے اپنی جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور کچھ نکال کر ہتھیلی صوفیہ کے سامنے رکھی اس کی ہتھیلی پر ایک رنگ تھی جس میں ایک تتلی بنی تھی اور اس تتلی کے پروں پر چھوٹے چھوٹے گلابی پتھر تھے۔

"یہ؟ یہ آپ کے پاس کیسے آئی؟" صوفیہ نے انگھوٹی اس کی ہتھیلی سے لی اور حیرت سے زرار کی جانب دیکھا۔

"پتہ نہیں شاید آپ نے کل جیکٹ میں گرادی تھی، میں یہی لوٹانے آیا تھا۔ مگر خیر مجھے چلنا چاہیے۔"

"جی میں بھی۔۔۔" وہ کچھ کہنے ہی والی تھی کہ اس کا فون بجا اور وہ دیکھنے لگی اور گاڑی سے نکل کر بلاک کے اندر چلی گئی۔

****

مومنہ اپنے کمرے میں تھی جب اسے صوفیہ کی کال آئی اس نے فوراً سے کال اٹھا کر کہا

”خبر دار جو تم نے مجھ سے میرا حال پوچھا یا ہمدردیاں جھاڑیں!!“

”نہیں میں تو تم سے تب تک نہیں پوچھوں گی جب تک تم خود نہیں کہہ دیتی کیوں کہ مجھے پتہ اس وقت تم سنانا چاہتی ہو سننا نہیں، میں جانتی ہوں تمہارے اپنے reasons (وجوہات) ہونگے مجھے نا بتانے کہ مگر یاد رکھنا اگر کبھی تمہیں کندھے کی ضرورت ہو میں موجود ہونگی تم اکیلی نہیں ہو اور نا ہی میں ہونے دوں گی تمہیں اکیلا۔“ صوفیہ کی آواز اس کے کانوں میں پڑ رہی تھی اور آنسوؤں کا ایک ریلہ تھا جو بہہ رہا تھا اس کی آنکھوں سے۔

”صوفی میں بہت اکیلی ہوں، My parents are getting divorce (میرے والدین طلاق لے رہے ہیں)، تمہیں نہیں پتہ صوفی میں نے اپنی آنکھوں سے Broken Families (ٹوٹے ہوئے خاندانوں کے بچوں کو دیکھا ہے وہ ہمیشہ اکیلے ہوتے ہیں، ان کا واقعی کوئی نہیں ہوتا،“ اس کی آواز بھر آئی تھی ”میں بچی نہیں ہوں مجھے پتہ مگر صوفی والدین کی تو ہر عمر میں ضرورت ہوتی اور ماں باپ دونوں کی ضرورت ہوتی، لوگ

کہتے باپ نہ ہو تو ماں سنبھال لیتی ہے مگر صوفی باپ باپ ہوتا ہے اس کا کردار کوئی نہیں نبھا سکتا، ماں بھی نہیں، میں واقعی اکیلی ہوں صوفی۔"

"مومنہ تم سہی ہو ماں باپ چھوڑ جائیں تو زندگی بے رنگ ہو جاتی ہے، مگر تم اکیلی نہیں ہو مومنہ تمہارے پاس میں ہوں، ہر کسی کہ پاس دوست نہیں ہوتے انسان دوست سے بات کر لے تو دل کا بوجھ ہلکا ہا جاتا، میں شاید اور کچھ تو نا کر پاؤں مومنہ مگر ایک دوست کے طور پر تمہاری بازو اور تمہاری ڈھال ضرور بن سکتی اس لئے آج کے بعد کچھ بھی ہو مجھ سے بات کرنا اور جہاں تک بات ہے آنٹی انکل کی طلاق کی تو ان دونوں سے بات کروا نہیں سمجھاؤ تمہیں یہ سب کیسے effect کر رہا۔" وہ ایک وقفے کے رکی پھر بولی: "ماں باپ اولاد کے لئے کچھ بھی کرتے اس لیے پریشان نہ ہو۔۔۔"

مومنہ اور صوفیہ کی گفتگو کو ایک لمبا وقت گزر گیا وہ دونوں رات دیر تک بات رہیں اور صبح جب صوفیہ اٹھی تو اسے یاد آیا آج اس کی کلاس صبح جلدی ہے۔ وہ جلدی سے تیار ہوئی اور ناشتہ کے بغیر ہی نکل پڑی۔

****

شام کا وقت تھا اور یوسف اپنے کلاس کے باہر راہداری میں برابر چکر لگا رہا تھا جب اسے زرار کی کال آئی اس نے کال کو فوراً سے اٹھایا اور پھر اس کو کچھ سمجھانے لگا۔

ادھر دوسری جانب سینٹرل لائبریری میں بیٹھا زرار کال پہ یوسف سے لیپ ٹاپ کے اندر آئے ہوئے وائرس کے متعلق معلومات لے رہا تھا، جب اس کی نگاہ صوفیہ پہ پڑی دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ملیں تھیں، زرار پھر لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہو گیا۔

یوسف زرار کو سمجھانے میں مصروف تھا کہ کس طرح اس کو سہی کرے مگر مجال ہے جو اس کو کچھ سمجھ آرہی ہو، اس نے فون پر کسی لڑکی کی آواز کو سنا اور پھر کال کٹ گئی۔ "یہ دیکھو ذرہ ایک تو کوئی مدد کرو اور اوپر سے کال کاٹ دی ہنہہ۔" وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔

لائبریری میں بیٹھی صوفیہ نے بھانپ لیا کہ زرار کسی مشکل میں ہے اور اس کے پاس جا کر بولی "کوئی پریشانی ہے کیا؟" زرار نے ہڑبڑایا کر کان سے لگایا فون نیچے رکھ دیا۔

"نہیں بس یہ لیپٹاپ میں کوئی Issue (مسئلہ) ہے۔" اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں دیکھوں؟"

"نہیں!" جواب اتنا غیر متوقع تھا کہ صوفیہ ایک لمحے کو ٹھٹکی، مگر اگلے ہی لمحے زرار نے اپنی تصحیح کی "نہیں میرا کہ آپ کیسے دیکھیں گی؟"

"کیوں آپ کو کیا لگتا میں نہیں کر سکتی یہ کام؟" زرار کے لئے آسمان سے گرا کھجور پہ اٹکا والی صورتحال تھی فوراً سے لیپٹاپ صوفیہ کو پکڑایا اور خاموش ہو گیا کچھ دیر تک لیپٹاپ کو دیکھنے کے بعد صوفیہ نے اسے بتایا کہ اس کے لیپٹاپ کی ونڈوز کرپٹ (Windows corrupt) ہو چکی ہیں اور اسے نئی ونڈوز دلوانی پڑیں گی۔

صوفیہ اٹھ کر جانے لگی تو زرار نے اس سے پوچھا "کیا کافی پینے چلیں؟" جواب میں نہیں کی ہی توقع تھی اس لئے جب اس نے صوفیہ کا جواب سنا تو حیرات کے مارے منہ کھل گیا۔

"اوکے اگر آپ پلا رہے ہے تو۔" اس نے نہایت اطمینان سے مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا تھا۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں؟" زرار کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے وہ بولی۔

"نہیں وہ میں سمجھا میں خواب دیکھ رہا ہوں۔" اس نے فوراً سے چیزیں اٹھائی اور کھڑا ہوا "چلیں پھر"

چند گھڑیوں بعد

وہ دونوں اب ہاتھ میں کافی کے کپ لیے کانوکیشن گراؤنڈ (Convocation Ground) کے ایک طرف چل رہے تھے جب صوفیہ نے کہا "کل کے لئے معذرت میں پریشانی میں کچھ زیادہ ہی بول گئی۔"

زرار نے اس کی طرف دیکھا وہ نیچے قدموں کو دیکھتی چل رہی تھی، "اگر میں کہوں کہ اس کافی اور واک نے کل والی بے عزتی کا اثر زائل کر دیا تو؟"

صوفیہ شائستہ سی مسکراتے ہوئے اس کی طرف مڑی، "تو میں یہی سمجھوں کہ آپ انتہائی ڈھیٹ انسان ہیں۔"

"جی آپ جو سمجھنا چاہیں سمجھ لیں۔" صوفیہ اس کی بات پر مسلسل مسکرا رہی تھی۔

"آپ مسکراتے ہوئے بھی اچھی لگتی ہیں،" اس نے نظر اٹھا کر زرار کو دیکھا۔

"اور آپ جب خاموش ہوتے ہیں تب ہی اچھے لگتے ہیں۔" وہ طنزاً کہہ کر آگے گھاس پر بیٹھ گئی زرار اس کے ساتھ آکر بیٹھا تھا" چلیں آپ نے اقرار تو کیا کہ میں آپ کو اچھا لگتا۔" اس نے جواب دیا۔

"خاموش رہا کریں ورنہ یہ پسندیدگی چند دن ہی رہے گی۔"

"چلیں چند دن ہی سہی دوستی تو ہے؟"

وہ دونوں کتنی دیر وہاں بیٹھے بات کرتے رہے وقت کو بھی شکوہ رہا کہ وہ نہیں جانتا، وہ تو بس خاموشی سے گزر گیا وہ شام کی نیلگی آسمان پر پھیلنے لگی۔

Clubb of Quality Content

****

دو دن بعد

یوسف اپنی کلاس سے جلدی جلدی نکل کر سیڑھیاں اترتا نیچے آیا تھا سیمینار شروع ہونے میں چند ہی لمحے باقی تھے وہ اپنے بلاک سے نکل کر عین سامنے والے بلاک کی طرف بھاگا اور فوراً سے آڈیٹوریم (Auditorium) میں داخل ہوا سامنے سٹیج پر فیکلٹی آف اصول الدین کے ڈین اور یونیورسٹی کے سٹوڈنٹ ایڈوائزر (Student Advisor) کے بلکل ساتھ سربراہی کرسی پر ایک ادھیڑ عمر شخص پینٹ کوٹ پہنے بیٹھا تھا، اس شخص کی داڑھی میں ابھی ہلکی سفیدی تھی چہرے پہ ایک روحانی اطمینان تھا وہ اونچا قہقہ نہیں لگا رہا تھا بلکہ ایک سلیم سی مسکراہٹ لیے بیٹھا تھا یوسف فوراً ایک سائڈ پر بیٹھ گیا ڈاکٹر نعمان اسلم کو دعوت دی گئی کہ وہ طلبہ اور اساتذہ سے بطور مہمانِ خصوصی خطاب کریں وہ مائکروفون پر آئے اور چند تمہیدی کلمات کے بعد گویا ہوئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میرے عزیز طلبہ یہ بات تو ہم روز سنتے ہیں اپنے والدین کی زبانوں سے علماء کی زبانوں سے کہ آج کل کے جدید فتنوں میں سے ایک فتنہ عورت اور مرد کے ناجائز تعلقات کا بھی ہے، جس کو ہمارے معاشرے نے نت نئے رنگ اور نام دیے ہیں، کہیں وہ محبت کہلاتا ہے کہیں وہ Relationship کہلاتا ہے۔ جب کہ حقیقتاً ایک غیر محرم عورت اور مرد کے درمیان کوئی رشتہ بن جائے تو وہ سراسر فحاشی اور بے حیائی ہے۔

(ادھر دور اسلام آباد کے ایک ہوٹل میں ایک نوجوان لڑکی اور لڑکا ٹیبل پر بیٹھے ہیں لڑکی نے لڑکے کا ہاتھ پکڑ رکھا ہے)

ایک حد میں رہ کر interact کرنے سے دین منع نہیں کرتا اور واقعتاً اگر مرد اور عورت ایک ہی گلوب میں co-exist کرتے ہیں تو انکا آپس میں تعامل ہونا ایک فطری بات ہے ایک آفس میں عورت بھی کام کر رہی ہے مرد بھی، ایک یونیورسٹی میں لڑکی بھی پڑھ رہی ہے لڑکا بھی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بازار سب سے زیادہ ناپسند تھے اس کی بنیادی وجہ یہی بے حد و قید کے ہونے والا میل میلاپ تھا، اگر ہمارے تعلیمی ادارے بھی بازار کا سا خاکہ پیش کرنے لگے گیں تو یہاں تربیت اور نشو نما پانے والی نوجوان نسل کے دماغ تکنیکی اور علمی صلاحیتوں سے صاف صرف خرافات میں لگے ہوں گے۔

(زرار اور صوفیہ کانوکیشن گراؤنڈ میں بیٹھے کہ ان کے سامنے سے ایک نوجوان لڑکا اور لڑکی گزرے، لڑکی کا ہاتھ لڑکے کے بازو میں تھا، زرار کو الجھن محسوس ہوئی، صوفیہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی وہ دونوں وہاں سے باہر جا چکے تھے)

ناول کلب
Clubb of Quality Content

یہی خرافات ہیں جن کی وجہ سے آج اسلامی ممالک میں بھی طلاق اور خلع کا گراف اوپر ہی جاتا جا رہا ہے، دین نے اگرچہ اس کو حلال قرار دیا ہے مگر ناپسند بھی کیا ہے، بہت سے مواقع پر یہ طلاق ناگزیر ہوتی ہے مگر کئی دفع بہت چھوٹی چھوٹی باتوں کہ پیچھے یہ خاندان تباہ کر دیتی ہے۔ یہ relations آج کل کی نوجوان نسل کو ڈپریشن، غصہ اور روح کی اور بہت بیماریوں کی طرف لے کر جا رہی ہے، انسان میں خوف پیدا کرتی ہے، جب تعلق ناجائز ہو تو انسان اسے چھپاتا ہے اور چھپائی ہوئی چیز کے عیاں ہونے سے ڈرتا ہے، یہ ڈر انسان کو mentally unstable کرتا ہے۔

(دور پنڈی کے ایک چھوٹے گھر میں نوجوان لڑکی کے سامنے ایک ادھیڑ عمر شخص کھڑا اس کو ڈانٹ رہا تھا لڑکی کے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے اس کی ماں کنارے بیٹھی سر ہاتھوں میں دیے رو رہی تھی)

اب آتے ہیں اس بات پر کہ کس طرح ایسے معاشرے میں مخالف جنس کے ساتھ تعامل رکھنا ہے، اس کا جواب اس سے بہتر کچھ نہیں کہ آپ اپنی ایک حد بنائیں اس حد کو کون پار کر سکتا کون نہیں یہ آپ پر ہے، یہ حد صرف لڑکیوں نے نہیں بنانی یہ حد لڑکوں نے بھی بنانی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہے، آپ colleagues ہیں آپ ہم جماعت ہیں آپ کا تعامل کیا ہو گا جب دیکھ رہے ہیں تو آپ کی نگاہ سے کوئی لڑکی غیر حفوظ محسوس تو نہیں کر رہی، آپ بول رہے ہیں تو آپ کے جملوں سے کوئی لڑکی تنگ تو نہیں ہو رہی یہ سب چیزیں جاننا آپ کی ذمہ داری ہے یہی ہے جو آپ کو ایک بہتر colleague ایک بہتر کلاس میٹ اور ایک بہتر مرد بنائے گا۔

(زرار نے سڑک پر چلتے ہوئے صوفیہ سے پوچھا، ''مجھے معلوم ہے آپ کو مجھ پہ یقین نہیں مگر میں واقعی آپ سے محبت کرتا ہوں، اور مجھے معلوم ہے کہ آپ کا ایک standard [معیار] ہے میں اس پر پورا اتروں گا، لیکن کیا ابھی کے لئے ہم دوست رہ سکتے ہیں؟'' صوفیہ نے مسکرا کر جواب دیا'' دوستی میں اگر محبت کو کبھی بیچ میں لائے اور اپنی limits (حدود) کو cross (پار) کیا تو پھر مجھ سے دوبارہ بات کرنے کی زحمت نا کیجئے گا۔)

****

آئے اب ماضی کی یادوں سے واپس آتے موجودہ دن میں۔

''مجھ سے شادی کرو گی؟''اس نے چبھا چبھا کر الفاظ ادا کئے، صوفیہ کے کانوں میں ان الفاظ کے پڑنے کی دیر تھی اور اس کے ہاتھ سے فائل لڑکھڑا کر گر گئی، اس نے مڑ کر زرار کو دیکھا۔

''میں اسی لئے تمہارے ساتھ کام نہیں کرنا چاہتی تم کبھی پروفیشنل نہیں ہو گے،'' وہ فائل اٹھانے کے لئے نیچے جھکی اس کے ساتھ ہی زرار بھی پاس آیا اور فائل اٹھانے میں مدد کرنے لگا صوفیہ نے فائل اٹھائی اور کھڑی ہو گئی، ''میری طرف سے یہ ڈیل ختم ہے مسٹر زرار احمد، لیکن تمہیں اتنا شوق ہے تو ہمارے C.E.O صاحب سے خود کر لو بات ویسے بھی وہ تمہیں پروفیشنلی ڈیل کر لیں گے۔''

وہ یہ کہ کر دروازہ کھول کر باہر نکل آئی اس کے پیچھے پیچھے انوار صاحب اور اسکی باقی ٹیم بھی باہر آ گئی وہ گاڑی میں بیٹھی اور واپس گھر کی طرف مڑ گئی، گھر پہنچ کر صوفیہ فوراً اپنے کمرے میں آئی اور اپنا ہینڈ بیگ سائڈ ٹیبل پر رکھ کر پلنگ کر ساتھ زمین پر بیٹھ گئی اس نے اپنا سر گھٹنوں میں دیا تھا اور وہ زار و قطار روئے جا رہی جتنا حوصلہ لے کر وہ گئی تھی اس شخص نے وہ سب توڑ دیا تھا، وہ ہمیشہ یہی کرتا تھا پہلے دوستی میں محبت ڈالی پھر محبت میں دغا بازی اور دھوکہ اب وہ پھر اس کی زندگی کو عذاب کرنے آ گیا تھا وہ سوچ ہی رہی تھی کہ دروازے پر دستک

ہوئی اس نے فوراً آنسو پونچے اور منہ دھو کر دروازہ کھولا دروازے پر جلال عابدی تھے،

''آیئے ڈیڈ میں ویسے نیچے ہی آ رہی تھی۔'' ڈیڈ اس کو دیکھ کر مسکرائے اور اندر آ گئے۔

''میں نے بس پوچھنا تھا میٹنگ کے بارے میں اس لئے ادھر ہی آ گیا۔''

اس نے گہری سانس لی اور ڈیڈ کو دیکھ کر کہنے لگی، ''ڈیڈ مجھے کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے، ان کے پاس فنڈز نہیں ہیں تبھی وہ ہماری کمپنی سے کام کروانا چاہ رہے ہے ورنہ وہ انٹرنیشنل مارکیٹ کیوں نہیں نہیں گئے۔''

''اس طرح کی کوئی بات نہیں وہ ایک بہت بڑی فرم ہے ہم سے اس طرح دھوکہ نہیں کریں گے ویسے بھی زرار ایسا بندہ نہیں ہے۔'' وہ انہیں کیسے سمجھائے کہ وہ بندہ جیسا بھی ہو اسے اس کے ساتھ کام نہیں کرنا تھا

''ہاں لیکن ڈیڈ وہ مجھے سپروائز کرنے کو کہہ رہا یہ بہت غلط ہے آپ کسی سینئر آرکیٹکٹ کے ہوتے ہوئے میرے سے یہ ایکسپکٹ نہیں کر سکتے۔''

"تو کیا ہوا صوفیہ اگر تمہیں یہ مسئلہ کہ آفس میں سب کیا کہیں گے تو پریشان نہ ہو تم ایک قابل آرکیٹکٹ۔۔" وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے مگر وہ سمجھنے کو آہی نہیں رہی تھی۔

"ڈیڈ میں میرٹ کے خلاف نہیں جاؤں گی۔"

"صوفیہ تم یہ پراجکٹ کر رہی ہو اور یہ فائنل ہے۔" انہوں نے درشتگی سے اپنا فیصلہ سنایا اور باہر چلے گئے۔ وہ وہاں بیٹھی کافی دیر تک اپنی قسمت کو کوستی رہی کہ کس کروفر سے وہ زرار کی آفر ٹھکرا کر آئی تھی اور بلآخر اسے ڈیڈ کی بات ماننی ہی پڑے گی۔

شام ڈھل چکی تھی اور وہ اور اس کے ڈیڈ ہوائی اڈے پر عمر کے باہر آنے کا انتظار کر رہے تھے اس کے جہاز کو لینڈ کئے کافی وقت ہو چکا تھا مسافر باہر آنا شروع ہو گئے تھے مگر عمر ابھی تک نہیں آیا تھا دونوں وہاں کھڑے کھڑے اکتا گئے تھے اور اسی لمحے صوفیہ کی اس پر نظر پڑی وہ اپنے سے انداز میں ٹرالی بیگ گھسیٹتا ہوا ان کی طرف آرہا تھا، صوفیہ نے اتنے عرصے بعد بڑے بھائی کو دیکھا تھا اور پورے دن کی تھکاوٹ اس پر سے اتر چکی تھی وہ دوڑتی ہوئی عمر کی طرف لپکی اور اس نے اسے گلے سے لگالیا وہ ۶ فٹ ۱۴ انچ لمبا وجیح اور خوبصورت مرد اس کا بھائی تھا وہ

واحد مرد جس سے اسے نہ کبھی ڈر لگا تھا نہ غصہ آیا تھا جب کبھی ان کے والدین جو اکثر ملک سے باہر ہوتے تھے جب کبھی بھی صوفیہ کو اس پاس چھوڑ کہ گئے اس نے صوفیہ کی ماں کا رول بھی ادا کیا باپ کا بھی۔ ”کیسی ہو کپ کیک؟“ اس نے اسے خود سے الگ کر کے اس کا چہرہ اوپر کر کے پوچھا، ”میں ٹھیک آپ کیسے ہیں؟ You know I missed you a lot (آپ کو معلوم ہے میں نے آپ کو بہت یاد کیا)“

”ہاں ہاں مجھے پتہ ہے پر ابھی ڈیڈ سے ملنے دو۔“ اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور جلال کی طرف بڑھا۔

”خوش آمدید بیٹا!“ جلال نے اس کو گلا سے لگایا اور دعا دی، "کیسے ہیں ڈیڈ؟“

”میں ٹھیک ہوں اب تم آ گئے ہو تو اور اچھا ہو گیا ہوں۔“ صوفیہ ان دونوں کے درمیان آئی اور ڈیڈ کو گلے لگا کر بولی ”لیکن favourite (پسندیدہ) میں ہی ہوں پھر بھی“ وہ تینوں ہنسنے لگے۔

****

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زرار اپنی آفس چیئر پر بیٹھا کال پر بات کر رہا تھا، ”عالیہ ایسا کچھ نہیں ہونے والا تمہیں میں کئی بار یہ بتا چکا ہوں، اور ابھی میں مصروف اس بارے میں ہم بعد میں بات کریں گے۔“ اس نے کال کر موبائل میز پر رکھ دیا اور کرسی سے اٹھ کر اپنی آفس میں موجود بلڈنگ کے ماڈل کے پاس آکر کھڑا ہو گیا اس کے دماغ میں کل والی گفتگو گونج رہی تھی، اس نے اسے منہ پر انکار کر دیا تھا، اس کا قصور کیا تھا صوفیہ نے خود ہی اسے خود سے الگ کیا تھا اسی نے کہا تھا کہ وہ ایک حرام relationship(تعلق) میں نہیں چاہتی تو اب جب وہ نکاح کا پیغام دے رہا تھا اسے کیا مسئلہ تھا، وہ اسے کبھی سمجھ نہیں آتی تھی۔ زرار کو یاد آیا اس نے جلال عابدی کو اس پراجکٹ کے لئے ہر حال میں منانا ہے وہ واپس میز کی طرف آیا ایک نمبر پر کال ملاتے ہوئے باہر نکل آیا۔

****

یوسف آج پھر اسی کیفے میں آیا تھا وہ اندر آیا تو سامنے سے ایک ویٹر ٹرے میں کچھ چیزیں لے جا رہا تھا اس کا ہاتھ پھسلا اور ویٹر کی سب چیزیں ساتھ میز پر بیٹھے ایک صاحب پر گر گئی، وہ دو نوجوان لڑکے تھے یوسف کی عمر کے ہی ان میں سے ایک نے فوراً سے ویٹر کو پکڑ کر گالیاں بکنا شروع کر دیں پورے کیفے میں ایک کہرام مچ گیا "تمہاری آنکھیں کام نہیں کرتی دیکھ کر نہیں چل سکتے تم۔" نوجوان نے غصے سے غراتے ہوئے ویٹر سے کہا، ویٹر نے پریشان لہجے میں معافی مانگنی چاہی "سر مجھے معاف کر دیں وہ میرا۔۔۔" وہ ابھی اپنی بات مکمل کرنے ہی والا تھا کہ نوجوان نے اس کو تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ بڑایا مگر کسی نے اس کا ہاتھ روک لیا، وہ یوسف تھا "معاف کرنا مگر ویٹر کا کوئی قصور نہیں وہ مجھ سے ٹکرایا تھا اور اس کا ہاتھ پھسل گیا" "تم ہوتے کون ہو میرا ہاتھ پکڑنے والے،" نوجوان کا غصہ بڑھ چکا تھا مگر اب کی بار اس کو چھڑانے والا اس کا ساتھی تھا، وہ یوسف سے مخاطب تھا، "Sir I'm really sorry (صاحب میں معازرت خواہ ہوں) میرے دوست کو معاف کیجئے گا،" وہ معذرت خواہانہ انداز میں کہتا اپنے ساتھ کو لے کر باہر نکل آیا۔ یوسف ویٹر کی طرف بڑھا اس کی انکھوں میں آنسو دیکھ کر اسے ٹشو پکڑایا اور اس کا کاندھا تھپتھپایا، دور اپنے آفس کے باہر کھڑی مومنہ جو یہ سب دیکھ رہی تھی قریب آئی "السلام و علیکم، کیا آپ میرے ساتھ آ سکتے ہیں؟" مومنہ نے

Clubb of Quality Content

اس سے پوچھا جس پہ یوسف نے اثبات میں سر ہلایا اور مومنہ کے ساتھ ایک ٹیبل پر بیٹھ گیا،

"کچھ لیں گے آپ؟" مومنہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"اس کی کوئی ضرورت نہیں، میں آئسڈ لاٹے (Iced Latte) آرڈر کر رچکا ہوں۔"

مومنہ نے بات جاری رکھی "میں نے دیکھا آپ کو، کیسے آپ نے ویٹر کی حمایت کی۔"

"جی غلطی ان لڑکوں کی تھی کسی کو بھی بد تمیزی کا حق نہیں پہنچتا۔" یوسف نے اپنا لیپ ٹاپ نکالتے ہوئے کہا۔

"مگر غلطی ویٹر کی بھی تھی،" یوسف اس کی طرف مڑا "میں نے دیکھا تھا وہ ویٹر آپ سے نہیں ٹکرایا تھا اس کے ہاتھ سے خود ہی ٹرے سلپ ہوئی تھی۔"

"جی آپ نے سہی نوٹ کیا مگر کیا آپ نے یہ نوٹ کیا کہ وہ ویٹر پریشان تھا، کیا آپ ایک اچھی باس کہلا سکتی ہیں جب آپ کو یہ ہی نہ پتا ہو کہ آپ کا کوئی employee (ملازم) پریشان ہے، غلطیاں انسانوں سے ہی ہوتی ہیں مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی ان بیس پچیس ہزار کے لئے محنت سے کمانے والے نوجوانوں کو اس کی وجہ سے حراساں کرے، آپ

کو اللہ نے جس کا مسؤول بنایا ہے آپ پر ان کی ہر طرح کی پروٹکشن لازمی ہے، میری جگہ آپ کو اس ویٹر کو پروٹیکٹ کرنا چاہیئے تھا۔"

اس نے یہ کہا اور کافی کا پلاسٹک کپ لے کر باہر آ گیا۔ مومنہ اسے جاتا دیکھتی رہی وہ پہلا مرد تھا جس نے اسے متاثر کیا تھا اور مومنہ آسانی سے متاثر ہونے والوں میں سے نہ تھی، مومنہ نے اس ویٹر کو پاس بلایا اور اس سے بات کرنے لگی۔

****

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

صبح کا سورج آسمان پر چمک رہا تھا آج سردی کی شدت میں کچھ کمی ہوئی تھی صوفیہ سب کے ساتھ ناشتہ کے ٹیبل پہ موجود تھی جب جلال عابدی نے کہا، "صوفیہ میری زرار احمد سے بات ہو گئی ہے، وہ ہمارے ساتھ ہی پراجکٹ کریں گے باقی جو کچھ تمہیں شکایات ان کے لئے ہماری لیگل ٹیم نے ڈرافٹ بنا لیا تم کل جا کر آفیشلی مینج کر لینا سب۔" وہ بول رہے تھے اور وہ خاموشی سے سنتے رہی۔

"جیسا آپ کو ٹھیک لگے ڈیڈ،" اس نے جواب دیا اور ناشتے میں مشغول ہو گئی۔

"دیکھو بیٹا یہ پروجیکٹ ہمارے لیے انتہائی ضروری چیز ہے، اور تم دیکھنا تم اس میں بہت کامیاب ہو گی اس لیے پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں ہے،" وہ اس کا اترا ہوا چہرہ دیکھ کر کہنے لگے "تمہیں پتہ ہے میں ہمیشہ تمہارے لیے سب سے بہتر چیز کا انتخاب کرتا ہوں۔"

"جی ڈیڈ مجھے معلوم ہے اپ پریشان مت ہوں میں کل جا کے سب کچھ ڈیل کر لوں گی۔" اس نے زخمی مسکراہٹ سے ان کو جواب دیا۔

"اور عمر بیٹا کتنی چھٹی ہے" جلال اب عمر سے مخاطب ہوئے۔

"کیا آپ بھی شروع ہو جاتے ہیں کل رات کو ہی آیا ہے ابھی چلا جائے" اماں نے بات کاٹی تھی۔

"اوہو بیگم میں نے تو ایسے ہی سوال کیا تھا" وہ کہنے لگے عمر اور صوفیہ ہنسنے لگے۔

"جب میں جاؤں گا تو اپ کو پتہ لگ جائے گا۔" عمر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا تو میں چلتی ہوں آپ لوگ ناشتہ مکمل کریں" صوفیہ نے میز سے اٹھتے ہوئے کہا اور سب کو سلام کرتی باہر نکل گئی۔

"اس کو کیا ہوا ہے منہ کیوں اترا ہوا ہے۔" عمر نے اس کے جاتے ہی ماں سے سوال کیا۔

"کچھ نہیں وہ بس اس پراجکٹ پر کام نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن خیر اب وہ راضی ہے۔"

جواب ڈیڈ کی طرف سے آیا تھا۔

"(بظاہر وہ ابھی بھی خوش نہیں ہے ڈیڈ) Apparently she is still not happy dad"

"مجھے معلوم ہے کیا سہی ہے کیا غلط، یہ کنٹریکٹ اہم ہے۔" انہوں نے درشتگی سے کہا اور میز سے اٹھ کر باہر آ گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

****

صوفیہ آفس میں اپنے ڈیسک پر آ کر بیٹھی ہی تھی کہ اس نظر ایک بوقے پر پڑی سفید سوسن کے پھول تھے اس کے پسندیدہ پھول مگر یہ لایا کون اور کہاں سے آئے یہ۔ اس نے بوقے کے ساتھ پڑا کارڈ اٹھا کر پڑھا:

“Sorry for being bold yesterday. ”

ZA

”اوہ تو زرار صاحب کی طرف سے ہے یہ، دل تو کر رہا اٹھا کر باہر پھینک دوں۔“اس نے دل ہی دل میں سوچا”مگر اس میں ان پیارے سے پھولوں کا کیا قصور، پھینکنا تو اس زرار کے بچے کو چاہیئے وہ بھی کسی کھائی سے نیچے۔“

****

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رات کے کھانے کے بعد صوفیہ اپنے کمرے میں آ کر لیپ ٹاپ پر کام کرنے میں مصروف ہو گئی تھی،اس کے دروازے پر دستک ہوئی تو اس نے دروازے میں دیکھا، عمر وہاں دو کپ لئے کھڑا تھا”بھائی آجائیں اندر وہاں کیا کر رہے ہیں“

”کچھ نہیں بس دیکھ رہا تھا تم کتنی بڑی ہو گئی ہو،“اس نے اندر آتے ہوئے کہ،”یہ لو کافی لایا ہوں تمہارے لئے۔“

"بہت شکریہ،" اس نے کافی کا مگ پکڑتے ہوئے کہا۔

"کیا کر رہی تھیں؟"

"کچھ نہیں بس کچھ کام دیکھ رہی تھی کل زرار کے آفس جانا ہے کنٹریکٹ پر دستخط کرنے"

"تم خوش نہیں ہو اس کے ساتھ کام کرنے کے لئے۔"

"آپ کو معلوم ہے کیوں"

"مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ تم بہت بہادر ہو،" اس نے مگ میز پر رکھ کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا، "اور ایسے ہر چیلنج پر پورا اتر سکتی ہو جو تمہارے سامنے چٹان بنا ہو یہ تو بس جذبات ہیں۔"

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

"غم اور غصے کے جذبات مضبوط چٹانوں جیسے لوگوں کو بھی ریت کی دیوار کر دیتے ہیں بھائی۔"

"تم پریشان نہ ہو میں تمہارے ساتھ ہوں، فلالحال صرف کافی پیو۔" اس نے مسکرا کر اپنا مگ اٹھایا اور ہونٹوں سے لگا کر پینے لگا۔

"بھائی آپ نے صبح کہا آپ نے جب جانا ہو گا بتا دیں گے مگر آپ تو وہاں سے ریزائن کر کے آئے ہیں۔"

"ہاں میں نے جاب چھوڑ دی ہے اب یہیں کروں گا جاب۔"

"تو پھر ماں اور ڈیڈ کو کیوں نہیں پتہ یہ بات بھائی۔"

"ہر بات ہر کسی کو ایک مخصوص وقت میں بتائی جانی چاہیے کپ کیک، تم پریشان نہ ہو ان کو پتہ چل جائے گا۔" وہ مسکراتا ہوا اٹھا "اب میں چلتا ہوں تم کام کر کہ سو جانا صبح کے لئے انرجی چاہیے ہو گی۔"

وہ یہ کہہ کر کمرے سے چلا گیا اور صوفیہ کافی دیر تک وہیں بیٹھی رہی کل وہ اس سے دوبارہ کیسے سامنے کرے گی شرمندگی اور ایک ناکامی کا احساس وہ اسے ہرا کر خوش ہو گا، کہ صوفیہ کو یہ پراجکٹ کرنا پڑا۔اس کی نیند ان خیالات کی وجہ سے اڑھ چکی تھی اور جو کچھ آنے کے امکانات تھے وہ بھی کافی کے اثر سے جا چکی تھی۔وہ رات بہت دیر سے سئی اور جب صبح اٹھی تو ۹ بج چکے تھے وہ فوراً سے تیار ہوئی۔بیگ لیا اور باہر آگئی ناشتے میں صرف ایک کپ پیا اور نکل کر

باہر آئی ڈرائیور سے گاڑی کی چابی لی اور گاڑی خود ڈرائیو کر کے زرار کے آفس کی طرف چل دی۔

****

مومنہ اپنے آفس میں تھی جب اس نے یوسف کو کاؤنٹر پر کھڑے بارستا سے کافی لیتے ہوئے دیکھا، وہ سرمئی رنگ کی سوٹ پینٹ اور شرٹ زیبِ تن کئے ہوئے تھا اس کے گنگھرالے بال اس کے ماتھے پر پڑ رہے تھے اور سنہری آنکھوں میں ہمیشہ والی چمک تھی، وہ کافی لے کر باہر کی طرف چلا گیا مومنہ اپنے آفس سے نکل کر اس کے پیچھے گئی وہ ابھی گاڑی میں بیٹھا نہیں تھا جب مومنہ اس کے پاس کھڑی ہوئی، اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا "جی آپ؟"

"جی میں! آپ کا شکریہ ادا کرنے تھا" اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کس چیز کے لئے؟" یوسف نے قدرے ناراضگی سے جواب دیا۔

"دو دن پہلے والے لیکچر کے لئے۔" مومنہ نے نیچے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا آپ مذاق اڑا رہی ہیں میرا؟" اس کو گفتگو دلچسپ لگنے لگی تھی۔

"نہیں تو میں بس شکریہ کر رہی تھی۔"

"چلیں اچھا ہے۔ کافی؟" اس نے اپنا کپ مومنہ کی طرف بڑھایا۔ "Are you kidding me (کیا آپ مجھ سے مذاق کر رہے ہیں؟) میں اس کیفے کو اون کرتی ہوں۔" اس نے حیرت سے یوسف کی طرف دیکھا۔

"نہیں میں بس ایک خوبصورت لڑکی کو کافی آفر کر رہا تھا، لیکن چلیں آپ کی مرضی، اللہ حافظ۔" وہ کہہ کر گاڑی میں بیٹھ گیا، مومنہ مسکرا کر دیکھتی رہی، "کیا اس نے میری تعریف کی؟" وہ سوچ رہی تھی کہ صوفیہ کا میسج آیا "فوراً آزرار کے آفس پہنچو میں تمہارا ویٹ کر رہی ہوں۔"

اس نے جواب لکھا، "آ رہی ہوں مگر ہوا کیا؟"

"میں نے کنٹریکٹ سائن کرنا آج I need moral support"

"On my way darling" "(میں راستے میں ہوں) اس نے جواب لکھ کر بھیجا اور اپنی گاڑی کی طرف چل پڑی۔

یوسف گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا جب زرار کا میسج آیا"آج صوفیہ آرہی ہے I need you in office"

"لو بھائی ایک تو تم اور تمہاری صوفیہ"اس نے جواب لکھ کر بیجھا۔

"بکواس کم کرنے کی عادت اپناؤ"زرار کا جواب آیا۔

"آرہا ہوں غصے پر قابو پاؤ۔"اس نے جواب دیا اور گاڑی آفس کی طرف کر دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

****

(جاری ہے)

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: